یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 852.

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ۔۔۔
والیان ریاست سے ... ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۔۔۔
" " ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

جلد ۳
نمبر ۴۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر - یوم جمعہ - ۲۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

تتمہ اجتہاد و تقلید

اہلحدیث مورخہ ۲۳ اگست میں ہم اس مضمون کو بہت ہی اختصار کے ساتھ ختم کر چکے تھے اس سے بعد ایک ضروری بات یاد آئی - آج اس ضروری بات کو ہم بیان کرتے ہیں - وہ ضروری بات امام بخاری کے مقلد ہونے کے متعلق ہے -

ہمارے بھائیوں کی وہی مثال ہے جو کسی کبڑی سے کسی نے کہا تھا کہ تم کیا چاہتی ہو - یہ چاہتی ہو کہ تم اچھی ہو جاؤ یا یہ چاہتی ہو کہ اور عورتیں بھی تمہاری طرح کبڑی ہو جاویں غیرتمند کبڑی نے کہا میں یہی چاہتی ہوں کہ یہ بھی میری طرح کبڑی ہو جائیں تاکہ میں بھی انکو اسی حالت میں دیکھوں جس میں میں ہوں یہی حال ہمارے مقلدین بھائیوں کا ہے کہ تقلید کو جو اپنے ذمہ لیا اور مخالفین تقلید نے سپر ہی کی آڑائی تو بجائے دیکھنے کہ خود اسکو چھوڑ دیں اس فکر میں ہیں کہ بڑے بڑے اماموں کو مقلد ثابت کر کے غیر مقلدین کا منہ بند کریں اگرچہ غیر مقلدین (اہلحدیث) کو کسی کا مقلد ہونا مضر نہیں نہ ان کے نزدیک سند ہے کیونکہ انکا تو اصول ہی یہ ہے کہ ؎

آنچہ نہ قال رسول نہ قال الرسول + فضل بود فضل مخواں ای فضول

پھر نہیں معلوم اس کوشش سے اہلحدیثوں کا کیونکر منہ بند ہو سکتا ہے جبکہ وہ کسی امام یا مجتہد کے قول و فعل کو بغیر دلیل قرآن و حدیث کے سند نہیں جانتے یہی ان اصول کا حکم ہے - اگرچہ اہلحدیثوں کو کسی امام یا مجتہد کا مقلد ہونا مضر نہیں تاہم واقعات کی تلاش سے دیکھنا ہے کہ اس قصہ کی اصل کیا ہے؟

اصل جواب تو اس قصے کا صحیح بخاری ہی سے مل سکتا ہے کہ امام بخاری مجتہد تھے یا مقلد - ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جس شخص نے صحیح بخاری کا ایک صفحہ بھی بغور پڑھا ہوگا وہ بھی جان جائیگا کہ امام بخاری مجتہد ہی نہیں بلکہ مجتہد گر تھے - صرف صحیح بخاری کا دیکھنا ہی ہمارے اس دعوے کی تصدیق کر سکتا ہے - مگر ہمارے بھائی چونکہ مقلد ہیں اسلئے انکو تحقیق کی راہ پر آنا دشوار ہے - بعضوں نے کسی مورخ نے لکھ دیا کہ امام بخاری شافعی تھے تو انکی بلا کو غرض نہیں کہ بات کیا ہے جھٹ سے بغلیں بجانے لگے کہ لیجئے بخاری بھی مقلد ہیں

ہمارے خیال میں امام بخاری، مسلم، ترمذی و دیگر محدثین کے مقلد ہونے کا دعوے ایسا ایک غلط اور بدیہی البطلان امر ہے کہ اسکی نظیر دنیا بھر میں نہیں ملیگی - تاہم اسکی حقیقت ہم بتلاتے ہیں -

ہمارے اصول کا بعض فرق ... پیشتر ...

معذرت - ایک ضروری امر کیلئے پرچہ ہذا اپنے وقت سے ... ہوگیا - پس مہربانی ہو جاویگا - اسلئے معذرت چاہیں - منیجر

استدلال کرنا صحیح جانتا ہے تو دوسرا اسکو صحیح نہیں جانتا۔ چنانچہ اصول کی کل کتابوں میں یہ مسئلہ بصراحت ملتا ہے حسامی کی عبارت بغور دیکھئے جو یہ ہے:۔

ومن الناس من عمل فی النصوص بوجوہ اخرھی فاسدۃ عندنا منہا ما قال بعضہم ان التنصیص علی الشئ باسمہ العلم یوجب التخصیص ونفی الحکم عما عداہ وھذا فاسد ۔ منہا ما قال الشافعیؒ ان الحکم متی علق بشرط او اضیف الی مسمی بوصف خاص اوجب نفی الحکم عند عدم الشرط او الوصف ۔۔ ومن ھذہ الجملۃ ما قال الشافعیؒ ان المطلق محمول علی المقید وان کانا فی حادثتین مثل کفارۃ القتل وسائر الکفارات لان قید الایمان زیادۃ وصف یجری مجری الشرط فیوجب نفی الحکم عند عدمہ فی المنصوص علیہ وفی نظیرہ من الکفارات لانہا جنس واحد وعندنا لا یحمل المطلق علی المقید وان کانا فی حادثۃ واحدۃ ۔۔ ومنہا ما قال بعضہم ان العام یختص بسببہ وعندنا انما یختص بسببہ اذا لم یکن مستقلا بنفسہ

اس عبارت کا مختصر مطلب یہ ہے کہ امام شافعی بعض وجوہ سے احکام شرعیہ پر استدلال کرتے ہیں حنفیہ اُن وجوہ کو غلط کہتے ہیں مثلاً قرآن شریف میں حکم ہے کہ من فتیاتکم المؤمنٰت یعنی اگر تم کو آزاد عورتوں سے نکاح کرنیکی سکت نہو تو تم ایماندار لونڈیوں سے نکاح کر لیا کرو۔

اس آیت میں عام لونڈیوں سے نکاح کا حکم نہیں دیا بلکہ ایماندار لونڈیوں سے نکاح کرنیکا حکم دیا ہے امام شافعی کہتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر لونڈیوں سے نکاح جائز نہیں کیونکہ اجازت کی صورت میں ایماندار کی قید لگائی گئی ہے۔ اسیطرح اور بھی کئی ایک اصول ہیں حنفی ان اصولوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ کتب اصول میں اسکی تصریح موجود ہے۔ مذکورہ بالا عبارت ملاحظہ ہو۔

امام بخاری کی تحقیق علمی بھی ہے ۔۔ اور اس قسم کے اور اصول حق ہیں چنانچہ زمانہ حال کے اہلحدیثوں کا بھی یہی خیال کہ امام شافعی اس نزاع میں حق بجانب ہیں اور انکا دعوے قرآن وحدیث اور ۔۔ ہے۔ پس اس توافق فی الاصول کے لحاظ سے جو امام بخاری و دیگر محدثین کو امام شافعی سے ہے بعض علماء نے امام بخاری کو شافعیوں میں لکھا ہے۔ چنانچہ استاذالہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رسالہ انصاف میں اکابر محدثین مثل ابن جریر وغیرہ کے شافعی ہونے کی تشریح کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

وبعضہ انتسابہ الی الشافعی انہ جری علی طریقتہ فی الاجتہاد واستقراء الادلۃ وترتیب بعضہا علی بعض ووافق اجتہادہ اجتہادہ واذا خالف احیانا لم یبال بالمخالفۃ ولم یخرج عن طریقتہ الا فی مسائل وذلک لا یقدح فی دخولہ فی مذہب الشافعی ومن ھذا القبیل محمد بن اسمٰعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ وممن ذکرہ فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی تفقہ بالشافعی (انصاف ص۹۶)

کہ اس کے منسوب بشافعی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اجتہاد اور دلیلوں کی تلاش کرنے اور بعض کو بعض پر ترتیب کرنے میں امام شافعی کے طریق پر چلا اور اسکا اجتہاد شافعی کے اجتہاد سے موافق پڑا اور اگر کہیں مخالف ہوا تو مخالفت کی پروا نہیں کی اور امام کے طریقہ سے بجز چند مسائل کے خارج نہیں ہوا اور یہ امر اسکو شافعی مذہب میں داخل رہنے کا مخل انداز نہیں۔ اور محمد بن اسمٰعیل بخاری بھی اسی قسم کے ہیں کہ وہ طبقات شافعیہ میں گنے جاتے ہیں اور جن لوگوں نے انکو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے انہیں سے شیخ تاج الدین سبکی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ بخاری نے فقہ حمیدی سے سیکھی اور حمیدی نے شافعی سے فقہ سیکھی۔

خلاصہ مطلب اس شہادت کا یہ ہے کہ ابن جریر اور امام بخاری کو امام شافعی کا مقلد کہنا ان معنے سے نہیں جو آجکل متنازع فیہ ہیں بلکہ یہ ایک الگ اصطلاح ہے۔ کہ جس مجتہد کا توافق کسی مجتہد سے ہوا۔ بس متاخرین اس کو اس سابق کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔ شاہ صاحب ممدوح حجۃ اللہ میں اس سے بھی واضح لکھتے ہیں کہ:۔

کان اصحاب الحدیث ایضا قد ینسب الی احد المذاھب لکثرۃ موافقتہ کالنسائی والبیہقی ینسبان الی الشافعی (مصری جلد اول ص۱۵۲)

یعنی اہلحدیث بھی بعض اوقات کسی مذہب کی طرف نسبت کئے جاتے تھے بوجہ اس کے کہ اکثر مسائل اُن کے اس مذہب سے موافق ہوتے جیسے امام نسائی اور بیہقی کو شافعی کہتے ہیں۔ نہ یہ کہ وہ شافعی کے مقلد تھے معاذ اللہ)

لیکن یہ اصطلاح بھی اس وقت سے جاری ہوئی ہے جب سے تقلید کا زمانہ آیا اس سے پہلے تو کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ حنفی کون ہوتے ہیں اور شافعی کون۔ بلکہ یہی عام دستور تھا کہ خلف اہل علم سلف کے اقوال کو مع دلائل کے دیکھتے پھر جس بات کو مدلل اور مبرہن جانتے اسکو قبول کر لیتے انکو یہ خیال نہ ہوتا تھا کہ ہمارا مذہب کیا ہے

سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلحدیث ہمیشہ سے غیر مقلد رہے ہیں (اڈیٹر)

آیات متشابہات - اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق - قیمت ۴ر مینجر اہلحدیث امرتسر

بلکہ انکا خیال یہ ہوتا تہا کہ ہمارا مذہب قرآن وحدیث ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسئلہ میں اگر وہ امام ابوحنیفہ سے موافق ہوتے تہے تو دوسرے میں امام شافعی سے۔ ہماری اس بیان کا ثبوت جس نے دیکھنا ہو وہ حدیث کی مشہور کتاب ترمذی کو بغور مطالعہ کرے کہ کس طرح یہ بزرگ بعد بیان کرنے حدیث نبوی کے علماء کے مذاہب بتلاتا ہے جس کو غیر صحیح جانتا ہے اس کو رد بہی کر جاتا ہے۔ ہمارے بہائی اسکو بہی شافعی کا مقلد کہتے ہیں حالانکہ وہ اس بارہ میں شافعی کا بہی لحاظ نہیں کرتا۔ بلکہ کھلے لفظوں میں رد کرتا ہے چنانچہ باب **تاخیر الظہر فی شدة الحر** میں امام شافعی کا رد کیا ہے۔ چنانچہ لکہتا ہے:۔

فان فی حدیث ابی ذر ما یدل علی خلاف ما قال الشافعی۔

یعنے ابوذر والی حدیث امام شافعی کے قول کی تردید کرتی ہے"

ایسی ہی ایک بڑے مشہور شافعی کی مثال ہم پیش کرتے ہیں جس سے مراد ہماری امام جلال الدین سیوطی ہیں جنکو بڑے موٹے قلم سے **شافعی** لکہا جاتا ہے۔ ناظرین ذرہ اس موٹے شافعی کی روش دیکھیں کہ تفسیر جلالین میں آیت ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ کی تفسیر میں شافعی کے مذہب سے موافقت کی ہے اور تیمم والی آیت میں حنفیوں سے متفق ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:۔ فاضربوا به ضربتین مع المرفقین یعنی تیمم کہنیوں تک کرو اور دو ضرب لگاؤ جو شافعی مذہب کے خلاف اور حنفی مذہب کے موافق ہے۔ کیا یہ مثالیں ہمکو راہ ہدایت نہیں دکہا سکتیں کہ سلف میں کیا طریقہ تہا۔ بس یہی تہا کہ انکو کسی مجتہد یا عالم کی رائے کا نہ لحاظ تہا نہ پابندی تہی بلکہ قرآن وحدیث سے اپنی تحقیق کے مطابق جسکا قول صحیح پاتے اسے لے لیتے یہ بہی نہیں کہ اس قول کو لینے کی کوشش کرتے بلکہ قرآن وحدیث پر عمل کرتے وہ قول اس کے ضمن میں خود ہی آجاتا۔ بنظر استقلال صرف قرآن وحدیث ہی کو دیکھتے تہے۔ مذہب سب کا اسلام تہا۔ یہ ایک ایسا وسیع مکان تہا کہ سب کچہ اسی میں تہا مگر تفریق نہ تہی لیکن جب متعصب اور ضدی لوگ پیدا ہوئے تو انہوں نے اس ایک وسیع مکان کو چہوٹی چہوٹی چار کوٹہریوں میں تقسیم کردیا اور یہ لوگ پانچویں صدی میں پیدا ہوئے تہے۔ چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز **حجة اللہ** میں فرماتے ہیں:۔

اعلم ان الناس کانوا قبل المائة الرابعة غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذهب واحد (مصری جلد اول صفحہ ۱۵۲)

یعنی چوتہی صدی سے پیشتر لوگ ایک مذہب کی تقلید پر جمع ہوئے نہ تہے"

آگے متصل فرمایا کہ چوتہی صدی کے بعد لوگوں نے تعیین مذہب کیا۔ مگر اس زمانہ میں بہی اہلحدیث کی جماعت کا وہی طریق تہا جو پہلے تہا اور بفضلہ تعالیٰ اب تک کہ ہر مسئلہ اعتقادی یا عملی انکا براہ راست قرآن وحدیث سے ماخوذ ہوتا ہے۔ اگر ان میں باہمی اختلاف ہے تو اس وجہ سے نہیں کہ ایک فریق ایک مجتہد کی رائے کو مانتا ہے تو دوسرا دوسرے کی۔ بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ہر ایک اپنے معتقدات اور اعمال کو براہ راست قرآن وحدیث سے ماخوذ کرتا ہے۔ اس اخذ کرنے میں اختلاف رائے ہوجاتا ہے جسکا نام حدیث میں ہے اختلاف امتی رحمة سلف سے خلف تک یہی طریق آیا ہے۔

اگر بغور دیکہا جائے تو اس تفریق نے کیسا نقصان پہونچایا ہے کہ ایک ہی مسئلہ ہے اگر اسکی نسبت یہ کہا جائے کہ حدیث میں یوں آیا ہے اس لئے میں عمل کرتا ہوں۔ تو مارپیٹ ہوکر عدالت تک نوبت پہونچتی ہے اور اگر اسی مسئلہ کی بابت یہ کہا جائے کہ میں شافعی مذہب کا مقلد ہوں اس لئے کرتا ہوں تو سب خاموش ہیں۔ باہمی برادر ہیں نہ کوئی رنج ہے نہ کدورت ہے۔ حالانکہ اگر وہ مسئلہ درحقیقت خدا اور رسول کے نزدیک ایسا ہی تہا جیسا کہ اسپر پہلی صورت میں رنج کیا گیا تو اس صورت میں کیوں اس پر رنج نہیں کیا جاتا بلکہ باہمی ملاپ ہے۔ یہ خرابی کہاں سے آئی؟ اسی ناجائز تفریق سے۔

ہمارے دوستوں کی نظر میں آبائی طور پر چونکہ تفریق ذہن میں جم چکی ہے اس لئے جب انکو کہا جاتا ہے کہ یہ حدود سب مصنوعی اور بندوں کی ایجاد ہیں تو وہ حیرانی سے اس بات کو سنتے ہیں کہ ہیں؟ انکی امت کا اسپر اتفاق یونہی ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اتفاق کنندہ خود ہمارے کان میں یہ تلقین بہی کرتے ہیں کہ لیس علی الانسان التزام مذهب معین۔ یعنی کسی انسان پر کسی مجتہد معین کی تقلید واجب نہیں" (دیکھو فقہ کی مستند کتاب ردالمحتار مصری جلد اول صفحہ ۵۳) پہر ہم کیونکر سمجہیں کہ تقلید شخصی پر اجماع اور اتفاق ہے۔ یہی آجکل کے لوگوں کی کثرت سو یہ کثرت بمقابلہ قرآن وحدیث واقوال ائمہ دین کے بجوے ناارزد۔ اسی کثرت کی بابت کہا گیا ہے ؎

اجماع نہیں یہ بلوۂ اہل عناد ہے
گر ہے تو حق بجانب ابن زیاد ہے

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے۔ منکرین حدیث کا رد۔ قیمت ۲ر **منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر**

آریوں کا خیال گورنمنٹ کی نسبت

اگرچہ لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی سے آریہ لیڈروں کی آنکھیں کسی قدر کھلی ہیں اور وہ گورنمنٹ کی وفاداری اور تعریف کے گیت گانے لگی ہیں مگر چونکہ وہ گیت صرف زبانی زبانی ہیں اس لئے کبھی کبھی اصل بات بھی اُن کے قلم سے یا زبان سے نکل جاتی ہے۔ آج ہم ایک مضمون آریہ اخبار مسافر آگرہ سے نقل کرتے ہیں تا ناظرین اُسے پڑھکر ان پہلے منشوں کے اندرونہ پر مطلع ہوسکینگے۔ یہ بات واضح ہو کہ ایڈیٹر مسافر پر جو مقدمہ فحش پالیسی کا گورنمنٹ کی طرف سے قائم ہوا تھا اسمیں ان کو ایک مہینہ سخت قید کی سزا ہوئی تھی جسکی نگرانی ہائیکورٹ میں کیگئی تو سزا قید پانسو روپیہ جرمانہ سے منتقل ہوگئی اسپر آپ کسیانے ہو کر گورنمنٹ کو کوستے ہیں۔ پہلے اپنے مقدمہ کا کچھ حال لکھا ہے پھر اپنے وکیل کی تعریف کرکے لکھتے ہیں کہ:۔

"مسٹر السٹن اس صوبہ میں سب سے بڑھیا لقار و قابل بیرسٹر سمجھے جاتے ہیں اور درحقیقت آپکی جسقدر بھی شہرت اس صوبہ میں ہے وہ بالکل مبالغہ سے بری ہے۔ آپ نے حسب عادت مسافر کے مقدمہ میں بھی ایسی زبردست تقریر کی کہ پتھر سے پتھر دل بھی آپ کی تقریر کو سنکر گورنمنٹ کی عقل پر افسوس کئے بغیر نہ رہ سکے اس تقریر کا خلاصہ ہم بشرط ضرورت کسی اگلے پرچہ میں شائع کریں گے جب آپکی مؤثر تقریر ختم ہوچکی تو سر جارج ناکس نے فیصلہ کے لئے قلم اٹھایا اور فیصلہ سنایا کہ میں مجسٹریٹ کے حکم سزا کو منسوخ کرتا ہوں اور اس کے بجائے ایڈیٹر مسافر پر مبلغ پانچ سو روپیہ جرمانہ کرتا ہوں۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید محض۔ آپ نے ساتھ ہی جرمانہ ادا کرنے کے لئے ۱۵ روز کی مہلت عطا کی اور یوں اس عجیب و غریب ڈرامہ کا آخری پردہ .... اگست کو گر گیا۔ جن اصحاب نے مسافر کے قابل کونسل پنڈت کیلاش ناتھ جی کی وہ تقریر مسافر میں دیکھی ہے جو انہوں نے عدالت سشن میں دی تھی اس میں شک نہیں کہ وہ ضرور برٹش عدالت کی جابرانہ سزا کو حیرت کی نگاہ سے دیکھیں گے لیکن نہیں اب ہمیں اخبارات کے مقدمات میں ظالمانہ سزاؤں کو بھی بڑی سنجیدگی و متانت سے برداشت کرنا چاہیے اور حقیقت میں ہم بیکس ہندوستانی بجز صبر کے اور کر ہی کیا سکتے ہیں اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ ہماری ایماندار گورنمنٹ محض مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے آریہ سماج پر جبر کرنا ایک کار ثواب سمجھ رہی ہے۔ جو لوگ کہ مسافر کے مقدمہ کی اصلی حقیقت سے واقف ہیں انکو معلوم ہے کہ یہ مقدمہ مسافر پر گورنمنٹ نے محض اپنی وفاداروں[۱] کے خوش کرنے کے لئے قائم کیا تھا ورنہ اس کے کیا معنے ہو سکتے ہیں کہ وہی مسلمانی فتوے جو اس مقدمہ کی بنا ہے اس سے پیشتر ایک درجن کے قریب مسلمانوں کی تازہ تصنیفات میں موجود ہو۔ امرتسر کے اخبار اہلحدیث[۲] میں مسافر سے پیشتر نقل ہوچکا ہو لیکن ان اسلامی کتب کے مصنفوں اور اہلحدیث کے اڈیٹر سے گورنمنٹ آنکھ تک نہ ملائے مگر جب مسافر میں وہی فتوے نقل کیا جائے تو گورنمنٹ رائی کا پہاڑ بنا کر دکھلائے اور مسافر کے ضعیف العمر اڈیٹر کو جیل خانہ بھجوائے۔ یہ نہیں صرف وہ اکیلا فتویٰ ہی نہیں بلکہ ویسے اور اس سے کہیں بڑھ چڑھکر دوچار نہیں۔ دس بیس نہیں۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں اسی قسم کے فتوے اسلامی اخبارات و کتب میں موجود ہوں اور گورنمنٹ کان تک نہ ہلائے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس سے بڑھکر بیجا ظلم کی کوئی مثال کسی منصف گورنمنٹ کے راج میں مل سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گورنمنٹ اپنی اس بیجا پالیسی سے آریہ سماج کے پرچار کو دبا سکتی ہے۔ کیا آریہ برٹش گورنمنٹ کی ترچھی نگاہ سے خوف زدہ ہو کر اپنی کرتویہ سے ہٹ سکتے ہیں۔ ہمارا کانشنس بیزبان کہتا ہے کہ گورنمنٹ غلطی پر ہے اور گورنمنٹ کے خیالات آریہ سماج کے متعلق محض سادہ لوحی پر مبنی ہیں۔ بیشک رعیتوں کے غلام گورنمنٹ کی بیجا دھمکیوں میں آسکتے ہیں اور دھرم کی پکار نیچا ماند کر سکتے ہیں۔ بیشک جنکو سروں پر خطابات کا سودا سوار ہے گورنمنٹ کے ایک اشارہ میں وہ دم بخود ہوسکتے ہیں بیشک جنکو ایک مرتبہ مرنے کے بعد تا قیامت قبروں میں سڑنا پڑتا ہے وہ مار و خوف سے پل باندھ سکتے ہیں۔ لیکن آتما کو امر جاننے اور ماننے والے آریہ آتمک اُنتی کی خواہشمند آریہ اور آواگون کے دل سے قائل آریہ ایک دنیاوی گورنمنٹ کی بیجا سختیوں اور دھمکیوں کی پرواہ کبھی نہیں کرسکتے۔ ہاں صداقت و عدل کے حضور ہمیشہ سر تسلیم خم کرنیکو تیار ہیں۔

پس آریہ سماج کے مخالفوں کو اچھی طرح خیال رکھنا چاہیے کہ جس آریہ جاتی کی گردن پر متواتر سات سو سال تک اسلامی تلوار رکھی رہی اور اس نے ذرہ بھی پرواہ نہ کی کیا آج معمولی تکالیف سے اس آریہ جاتی کو کوئی دبا سکتا ہے۔ کیا آریہ پرش آج ان معمولی مصائب سے گھبرا کر اپنے پاک دھرم سے ذرا بھی گریز کرسکتے ہیں؟ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ آریہ پرش بڑے

[۱] مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث) [۲] جھوٹ کہتے ہو پہلے ہوتا اہلحدیث کی اور اپنی عبارات اصلی الفاظ میں نقل کرو۔ (اہلحدیث)

استقلال کے ساتھ اپنا دارکام کئے جائینگے اور بڑی شان وشوکت کے ساتھ دنیا بھر میں ویدوں کا ڈنکا بجائینگے۔ ویدک دہرم کا پرچار برابر ہوگا اور بڑے زور وشور کے ساتھ ہوگا اور دنیا کے ہر حصہ میں ہوگا کیونکہ آریوں کی سچی سپرٹ کو دنیاوی طاقت دبا نہیں سکتی۔ موجودہ کشمکش سے آریہ پرش ہرگز نہیں گھبراتے اور نہ کبھی گھبرائینگے۔ ایک مسافر نہیں ہزار مسافر گرفتار ہوجائیں آریہ پرش اسکی پرواہ نہیں کرتے وہ اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہمارے مخالف غلطی پر ہیں۔ گورنمنٹ خواہ مخواہ وہ اوصاف ہم میں سمجھ بیٹھی ہے کہ جن کے دسویں حصہ کے ہم لائق نہیں لیکن جب گورنمنٹ [illegible] ہو جائیگا کہ آریہ سماج کیا ہے اور آریہ پرش کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں تو ضرور اُسے اپنی غلطیوں پر افسوس کرنا ہوگا۔" (۲۳ اگست ۱۹۲۰ء)

اس مضمون میں اڈیٹر مسافر نے جسقدر گورنمنٹ کی نسبت توہینی کلمات کہے ہیں انکا جواب دینے کی تو ہمیں ضرورت نہیں البتہ جو کچھ مسلمانوں کے حق میں دُرافشانی کی ہے وہ ہماری جواب کی مستحق ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو گورنمنٹ کی وفادار بیوی لکھا ہے۔ ہم اس پاگلانہ نسبت کو نہیں سمجھے۔ اس پاگل پنے کو دیکھئے کہ گورنمنٹ کا لفظ خود مؤنث ہے جیسے سرکار۔ عدالت۔ حکومت۔ یہ سب الفاظ مؤنث ہیں۔ پھر مؤنث کی بیوی کیسے کوئی ہو سکتی ہے پھر ایسی بیوی جو خود مذکر ہو۔ کیونکہ مسلمانوں سے مراد انہی مسلمانوں کا وہ حصہ ہے جنکے خیالات پبلک میں خصوصاً آریہ سماجیوں کے خلاف ظاہر ہوسکتے ہیں وہ تو مسلمان مرد ہیں نہ کہ مستورات۔ پھر اس رشتہ کا کیا لطف ہوگا کہ مرد کو مؤنث کی بیوی بنایا جائے غالباً اُس سے بھی پُرلطف ہے کہ بذریعہ نیوگ کے دوسرے کے نطفے سے پیدا شدہ بچے کو اپنا بچہ بنایا جائے ...... ہمارا سچ کیا کہتے ہیں؟

اور اگر گورنمنٹ کے لفظ سے اسکا مصداق مراد ہو تو وہ بھی کوئی ایسی چیز نہیں بلکہ یوں سمجھئے کہ وہ کچھ بھی نہیں کیونکہ گورنمنٹ کسی خاص شخص کا نام نہیں بلکہ اُس سلسلۂ حکومت کا نام ہے جو برابر چلا جاتا ہے۔

خیر یہ سوال تو ابھی انشا پردازی پر تھا۔ اب ہم آپ سے ایک مذہبی سوال کرتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ ایسی ہی عقل اور انصاف سے خالی ہے جیسا آپ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ آریہ سماجی بالکل ہی عقل سے خالی ہیں اس لئے کہ آریہ سماج کا خیال ہے جسکو اخبار پرکاش وغیرہ میں کئی ایک دفعہ ظاہر بھی کیا گیا ہے کہ جس قوم کے اعمال سابقہ اچھے ہوتے ہیں وہ حاکم ہوتی ہے اور جس کے پہلے کام اچھے نہیں ہوتے وہ محکوم ہوتے ہیں پس انگریزوں کے اعمال اچھے ہوکر انکو حکومت ملی مگر عقل سے خالی۔ تو جو لوگ اعمال کی بُرائی کی وجہ سے محکوم بنے انکی عقل کیسے زیادہ ہوگی؟ کیوں جی کس دہرم کی بھی یہ بات کہ سات سو سال تک اسلامی تلوار آریہ جاتی کی گردن پر رہی کیسا سفید جھوٹ ہے۔ اس جھوٹ کا جواب انکو بنگالی ہماشے خوب دینگے جو اسلامی حکومت کی تعریف کے گیت آجتک گا رہے ہیں۔

آخیر میں ہم اپنے اصل سوال کو پھر لوٹاتے ہیں جو مسافر کے شروع مقدمہ میں ہم نے کیا تھا کہ اڈیٹر مسافر کو جو یہ تکلیف پہونچی ہے تو بحکم ویدک دہرم اسکو پچھلی جون کی بد اعمالی سے پہونچی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے بھی کسی کو ستایا ہوگا۔ جسکے بدلہ میں اس جون میں اس کو پھنسایا گیا۔ پس اس میں نہ گورنمنٹ کا قصور ہے نہ آگرہ کی پولیس کا بلکہ اصل بات یہ ہے ؎

کبھی معشوق تھے وہ بھی جو اب عاشق کہلاتے ہیں۔
کسی کا دل دکھایا تھا انہی کی داد پاتے ہیں۔

منکرین حدیث کی نیرنگیاں

۲۳۔ اگست سے پیوستہ

۱۶۔ اور ۲۳۔ اگست کے پرچوں میں ہمنے ان معترض صاحب کے خیالات مفصل بتلا دیئے ہیں کہ ان صاحب کا دعویٰ ہے کہ بخاری ومسلم کی حدیثوں میں تعارض ہے۔ اس دعویٰ پر آپکی دلیل اول کا جواب تو ۲۳ کے پرچہ میں ہوچکا ہے۔ آج دوسری دلیل کا ذکر سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دلیل ثانی۔ بخاری شریف میں عزل کے جواز کی نسبت جو پہلی موقوف حدیث میں فتویٰ دیا گیا ہے مسلم شریف کی روایت میں اسی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ مسطورہ موجود ہیں۔ فبلغ ذلک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینہانا یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری عزل کرنیکی خبر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچگئی آپ نے ہمیں اس سے منع نہ فرمایا۔ تو حضور پرنور شافع یوم النشور فداہ ابی و امی کی طرف سے عزل کی خبر سنکر منع کا حکم صادر نہونا اسکی اجازت اور جواز پر شاہد ناطق ہے اس سے بھی مولانا کے دعویٰ کا بدیہی البطلان ہونا اظہر من الشمس ہے" (اہل فقہ ۱۷ جولائی صفحہ کالم ۲)

جواب:۔ اجی جناب اپنا دعویٰ آپ بھول گئے۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں ایک دوسری سے متعارض ہیں مگر اس دلیل کو اگر صحیح مانا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف مسلم کی حدیثیں باہمی متعارض ہیں نہ کہ مسلم کی بخاری سے۔ واللہ اگر

ahmadiyyamuslim.de

نی کو نہ سمجھیں تو آپ کی حالت قابل رحم ہے۔ خیر یہ تو آپکی مناظرہ دانی پر سوال تھا اصل سوال کا جواب۔ جابر کی حدیث سے جو آپ جواز عزل کا حکم نکالتے ہیں تو اس حکم کو علماء اصول کی اصطلاح میں بیان ضرورت کہتے ہیں۔ غور سے سنئیے!

مثاله فيما اذا راى صاحب الشرع امرا فلم ينه عن ذالك كان سكوته بمنزلة البيان انه مشروع (اصول شاشی) یعنی صاحب شریعت جب کوئی کام دیکھکر منع نہ کرے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام جائز ہے۔ یہ ہے آپکی دلیل کی بنا جسکو جانتے آپکی بلا اب آئیے میں آپکو اسکی تفصیل سناؤں۔ اس قول کی شرح میں صاحب فصول نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی اسی صورت میں جواز فعل کی دلیل ہو سکتی ہے کہ اس سے پہلے اس فعل سے منع نہ فرمایا ہو اور اگر منع فرمایا ہے تو خاموشی جواز کی نہ ہوگی۔ غور سے دیکھو فلا يدل على جوازه لذلك الفعل۔ پس جبکہ ممانعت عزل کی حدیثیں صاف موجود ہیں تو پھر اس خاموشی سے جواز کا نتیجہ نکالکر حدیثوں میں تعارض ثابت کرنا اہل فقہ کے قابل اڈیٹر اور زمانہ نگاروں ہی کا کام ہے۔ جنکو نہ حدیث کی خبر ہے نہ اصول حدیث کی۔ نہ فقہ سے مطلب ہے نہ اصول فقہ سے مگر شوق ہے تو حدیثوں کے رد کرنیکا ہے۔ سچ ہے من جهل شيئا عاداه ۔

حضرت جابر نے جو اس خاموشی سے جواز عزل کا نتیجہ نکالا تو اس لئے کہ انکو منع کی حدیث ملی نہ تھی اور اگر انکو منع کی حدیث ملی ہوتی تو وہ بھی یہ نتیجہ نہ نکالتے۔ اسکی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔

علاوہ اس کے ہم مشہور مذہب کو بھی لے سکتے ہیں کہ السکوت فی معرض البیان بیان تاہم آپ کا دعویٰ ثابت نہیں۔ کیونکہ شارع کے سکوت سے جواز کا حکم نکالنا بمنزلہ دلالت کے ہے جو تیسرے درجہ پر ہے اس سے پہلے اشارت ہے اس سے پہلے عبارت ہے اور یہ بھی اصول کا قاعدہ ہے کہ عبارت اشارت سے مقدم ہے اور اشارت دلالت سے مقدم۔ پس جب ممانعت کی جانب صریح عبارت موجود ہے تو دلالت کا اس سے تعارض بتلانا انہی لوگوں کا کام ہے جنہوں نے دینی علوم کو باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو۔ بنا بر الاتعارض مترادف یعنی ہم معنی ہے تناقض کا۔ اور تناقض وہاں ہوتا ہے جہاں دو دلیلیں ایک درجہ کی قوت رکھتی ہوں۔ یہ نہیں کہ ایک تو قرآن یا صحیح حدیث کی عبارت النص ہو اور دوسری ضعیف یا قول موقوف ہو یا ایک عبارت النص ہو تو دوسری دلالت یا اقتضاء۔ بھائی صاحب خدا آپکو سمجھ دے اور تمہاری ساری فقہ بازی کو موت اور قیامت کا خوف دل میں پیدا کرے۔ ہمیں تمہاری ہی حال پر نہیں بلکہ تمہارے ناظرین کے حال پر رحم آتا ہے جنکی کشتی کے تم لوگ ناخدا بنے ہو۔ وہ بیچارے کیسے الٹی چھری سے ذبح ہو رہے ہیں۔ اس سے بڑھکر تمہارے ان مولانا وا ولانا کے حال پر افسوس ہے جنکو امی اور ان پڑھ عالم لدنی کہتے ہیں کہ وہ بھی محض اہلحدیث کی ضد میں تمہیں ایسی ناشائستہ حرکات سے نہیں روکتے حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ انکا یہ طریق نہیں جو تم لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ الی اللہ المشتکی۔

یاد رکھو کہ جماعت محدثین اور اہلحدیث جو جواب تمکو دینگے وہ انشاء اللہ تعالی ان اصول مقررہ کی بنا پر ہوگا جو علماء امت نے عقل و نقل سے مدلل کرکے مقرر کئے ہیں جن سے انکار کرنا انہی لوگوں کا کام ہے جو ان سے بے نصیب ہیں (باقی باقی)

بوسہ قبر

گذشتہ [illegible] سے پیوستہ

اب تتمہ حال دیانت و امانت کا آپکے ظاہر کیا جاتا ہے آپ نے جو جواز بوسہ قبر کی نسبت حافظ ابن حجر عسقلانی کی طرف کی ہے تو وہ آپکی سوء فہمی یا قلت تدبر و نظر سے ہے اور علامہ سمہودی کی طرف محض غلط ہے کیونکہ علامہ موصوف وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں ومنها اجتناب الانحناء للقبر عند التسليم قال ابن جماعة قال بعض العلماء انه من البدع ويظن من لا علم له انه من شعائر التعظيم واقبح منه تقبيل الارض للقبر اذ لم يفعله السلف الصالح والخير كله في اتباعهم ومن خطر بباله ان تقبيل الارض للقبر ابلغ في البركة فهو من جهالته وغفلته لان البركة انما هي فيما وافق الشرع واقوال السلف وعملهم وليس عجبي ممن جهل ذلك فارتكبه بل عجبي ممن افتى بتحسينه مع علمه بقبحه ومخالفته لعمل السلف واستشهد لذلك بالشعر انتهى دیکھو علامہ سمہودی کس طرح صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ قبر کے پاس جھکنے سے زیادہ برا ہے اسکا بوسہ اور یہ فعل بدعت ہے کیونکہ سلف صالح سے ایسا نہیں پایا گیا ہے اور جو اس بوسہ میں برکت سمجھے وہ اسکی جہالت ہے اور غفلت کہو ایسے شخص کی طرف نسبت جواز کی کرنا کتنی بڑی خیانت ہے اور ایسا ہی حضرت ابو ایوب کی طرف نسبت بوسہ کی غلط ہے ہاں علی تقدیر صحت اس اثر کے انکا قبر سے لپٹنا معلوم ہوتا ہے مگر حالت بیخودی کی جو قابل تمسک نہیں اپنے شیخ الکل مولوی عبد الحی مرحوم کی تحریر یا سبق دیکھو کہ وہ آپکو کس طرح سمجھاتے ہیں اور ایسا ہی نسبت اسکی حضرت بلال کی طرف ہے۔ اولاً تو وہ روایت ہی ضعیف ہے کما حق ذکرہ اور اگر اسکی صحت مان لیجائے تو اس سے بھی قبر سے لپٹنا معلوم ہوتا ہے نہ بوسہ جسکو آپکے دادا استاد فرماتے ہیں کہ یہ فعل انکا حالت بیخودی میں ہوا تھا اور آپ جو یہ فرماتے ہیں کہ اسکو ایسی حدیث ہے سمہودی اور ابن حجر اور نور الدین ہیثمی وغیرہم محدثین نے تعدد طرق سے تقویت کرکے اسکو معتبر و حسن بتلاتے ہرگز نہیں یہ سلوہ آپکے فہم کا قصور ہے ان لوگوں نے جو ان احادیث کو

سنہ سعدوں کی طرف اشارہ۔

ahmadimuslim.de

ذکر کئے ہیں تو انکا مطلب صرف زیارۃ قبر سید القبور کے جواز و استحباب کا اثبات اور زمانہ صحابہ میں اس زیارت کے متداول ہونے کے ثبوت میں ہے نہ اور کسی مطلب کے لئے چنانچہ علامہ سمہودی وفاء الوفاء میں ان احادیث کو ذکر بھی کرتے ہیں اور تقبیل قبر کو بدعت بھی فرماتے ہیں ایسا ہی ابن حجر مکی ان احادیث کو نقل کر کے اس سے استناد جواز بوسہ کو غلط فرما کر بوسہ و التزام وغیرہ کو حرام و نا جائز بھی فرماتے ہیں چنانچہ آپکے شیخ اجل فرماتے ہیں کہ تفصیل اسکی در منظم وغیرہ میں مبسوط ہے کہو جن لوگوں کی طرف آپ نے یہ نسبت کی ہے باوجود صراحت انکی کہ یہ سب امور بدعت ہیں اور ان حدیثوں سے یہ استدلال صحیح نہیں آپکا حوالہ کتنا بڑا جھوٹ اور کیسی بڑی خیانت ہے کاش اگر آپ اس تحریر کو میرے دوست شاہ سلیمان صاحب سے ملاحظہ کروالیتے تو ایسی غلطی میں نہیں پڑتے۔ اس کے بعد آپ بڑی دلیری سے ناظرین اہل فقہ کو ہوشیار کرتے ہیں کہ "ہمارے حنفی بھائی بھی متاخرین فقہا وغیرہم کے اقوال عدم جواز بوسہ تحریر میں پیش کر دیتے ہیں اور معمولی کتب و معمولی فتاوی جنمیں بہتیری باتیں ایسی ہیں کہ علماء کا وثوق نہیں اور رطب و یابس بے جوڑ و بے قافیہ باتیں بھری ہیں انکی عبارتیں نقل کر دیتے ہیں"

شاباش آپ بھی کیسے مستہم ہیں کہ فقہ و فقہا و فتاوی کی نسبت آپ ایسا فرماتے ہیں کہ انمیں رطب و یابس بے جوڑ و بے قافیہ باتیں بھری ہیں سنئے جو حنفیو! انکو شاہ صاحب مخاطب کر کے کیا ارشاد فرماتے ہیں اور تمہاری فتاوی کی نسبت انکا کیا خیال ہے اگر یہی بات کوئی اہل حدیث لکھتا تو آپ لوگ اپنے جامہ سے باہر ہو کر کیا کیا غل مچاتے۔ بہرکیف اب میں صاحب زادہ کی طرف مخاطب ہو کر کچھ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے نزدیک فتح القدیر شرح ہدایہ اور بحر الرائق و فتاوی عالمگیری و مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی کی اور شرح عین العلم علی قاری کی و شرح جامع صغیر علامہ مناوی کی مناسک امام نووی کی وفاء الوفاء علامہ سمہودی کی در منظم علامہ ابن حجر مکی کی وغیرہ وغیرہ کتب معمولہ مذکورہ بالا جنمیں عدم جواز و حرمت بوسہ قبر کا حوالہ دیا گیا ہے یہ سب کتابیں آپکے نزدیک معمولی کتابیں ہیں اور انمیں ہر طرح کی بے جوڑ باتیں ہیں استغفر اللہ۔ نادانگی کی کیا ہی بری بلا ہے جو بڑوں کی نسبت بدگمان بنا دیتی ہے ہاں ایک بات یہاں باقی رہ گئی کہ آپ شاید یہ فرما دیں کہ یہ سب جنکی کتابوں سے بوسہ کی حرمت نقل کی گئی ہے انمیں کوئی شافعی ہے اور کوئی مالکی و حنبلی اور کوئی حنفی صرف اور میں ان سب سے نرالا ہوں یعنی صرف حنفی کوئی نہیں بلکہ کوئی صوفی ہوں یعنی مرکب صوفیت اور حنفیت سے مجھے صرف حنفیوں ہی کا قول حجت نہیں ہاں اگر انکے ساتھ کسی صوفی کا قول بھی ہو تو ہم تسلیم کر سکتے ہیں تو لیجئے میں دو بڑے صوفی کا قول بھی نقل کئے دیتا ہوں ایک ان میں حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی ہیں جنکی بزرگی و عظمت مثل آفتاب کے درخشان ہے۔ آپ کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں واذا زار قبراً لا یضع یدہ علیہ ولا یقبلہ فانہ من عادۃ الیہود انتہی یعنے جب قبر کی زیارت کرو تو اسپر ہاتھ مت رکھو اور اسکو بوسہ نہ دو کیونکہ یہ عادت یہود کی ہے۔

دوسرے حضرت امام غزالی ہیں آپ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں مس المشاہد و تقبیلہا عادۃ النصاری والیہود انتہی کیوں صاحب یہ دونوں کتاب بھی معمولات کتاب وغیر معتبر ہیں اور ان میں بھی باتیں بے جوڑ و بے قافیہ بھری ہیں اور انپر بھی علماء کا وثوق نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "ہم نہیں سمجھتے کہ بوسہ قبر میں شرک کی کیا بات ہے اسکو شرک سے کیا مشابہت ہے" بیشک سچ ہے اسکو کیا سمجھیں گے جو ابھی ماں باپ کے آغوش پیار میں اسی بوسہ سے وہ پرورش پائے ہوئے ہیں اس بوسہ کے آثار تو ایسے زہریلے ہیں کہ بعض مواقع میں بین الزوجین تفرقہ عظیم کروا دیتے ہیں اور رشتہ عقد کو ان دونوں کے توڑ دیتے ہیں دیکھو کتب فقہ کتاب الطلاق۔ ایسی زہریلے اثر کا خیال تھا جو جناب عمر رضی اللہ عنہ نے مجمع کثیر میں یہ ارشاد فرمایا کہ اگر رسول خدا تجکو بوسہ نہیں لیتے تو ہم تیرا بوسہ نہیں لیتے اگر انکو اسکے اس جانکاہ اثر کا خیال نہوتا تو اس کہنے کا آپ کے کیا فائدہ تھا جسکو اس زمانہ کے بچے تک سمجھتے ہوں کہ بوسہ قبر میں شرک کی کیا بات پائی جاتی ہے اگر شرک کی بات نہیں پائی جاتی ہے تو ہنود پتھروں اور معبدوں کو جنکی وہ پرستش کرتے ہیں آپ بوسہ لینا جائز ضرور کہینگے اور کوئی موحد اسکو شرک کہے تو وہی صدا آپ بھر دیجئے کہ اس میں شرک کی کیا بات ہے سنو صاحب ہنود جو پیپل کے درخت پر اور تلسی کے درخت پر پانی ڈالتے ہیں اور بتوں کے سامنے ڈنڈوت کرتے ہیں تو اس میں بھی آپ کے اصول کے موافق کیا شرک کی بات پائی جاتی ہے پھر کیا ہے اب قبروں پر پانی و دودھ خوب ڈلوائیے اور قبروں کے سامنے ڈنڈوت کیجئے و کروائیے اور کوئی اعتراض کرے تو کہئے کہ اس میں شرک کی کیا بات ہے اور قرآن و حدیث سے اس کے منع پر جبتک کوئی معتبر ثبوت نہ دوگے قابل تسلیم نہیں۔ استغفر اللہ۔

مولا بخش از جمالپور۔ ضلع مونگیر

ahmadimuslim.de

اہلحدیث کی نسبت ایک حنفی عالم کی رائے

اہل فقہ پارٹی کے ممبر ہمکو بدنام کرتے ہیں کہ اہلحدیث حنفی مذہب کی تردید کرتا ہے حالانکہ حنفی مذہب کے برخلاف خود کرتے ہیں۔ علم غیب۔ مولود۔ نذر و نیاز لغیر اللہ۔ ختمات وغیرہ آئے دن نئے درود وظائف ناجائز نکالے جاتے ہیں۔ نقشبندی اور مجددی کہلا کر ڈھولک۔ سارنگی۔ طبلہ بازی سنتے ہیں۔ پھر کہلانے کو حنفی۔ مگر جو اصل حنفی ہیں (جیسے علماء گنگوہ۔ دیوبند۔ سہارنپور۔ مراد آباد۔ میرٹھ وغیرہ) انکو یہ لوگ وہابی کہتے ہیں۔ کیا مزے کی بات ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ آجکل کے بدعتی لوگ جسقدر حنفی مذہب کا خلاف کرتے ہیں اہلحدیث اتنا نہیں کرتے۔ علاوہ اس کے اہلحدیث جتنا خلاف کرتے ہیں وہ بجبوری بثبوت قرآن مجید و حدیث شریف کرتے ہیں مگر یہ لوگ بدعات و رسوم مروجہ کرتے ہیں بغیر اس کے ثبوت کا تو یہاں ذکر نہیں ہمکو یہاں ایک حنفی عالم کی رائے "اہلحدیث کی نسبت" کہنی ہے جو یہ ہے۔

ایڈیٹر

جناب مولانا۔ السلام علیکم۔ کتب مرسلہ بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل معہ ایک اخبار اہلحدیث و رسالہ مرقع قادیانی وصول ہوئیں۔ چونکہ میں آپ کا اخبار اور رسالہ ایک دوست کے پاس ہمیشہ دیکھ لیا کرتا ہوں اس لئے میں نے اخبار اور رسالہ کو معہ اشتہارات ملفوفہ کے اپنے ایک دوست کے پاس بیدر بھیجدیا ہے تاکہ وہ کوشش کرکے اگر ممکن ہو تو دو ایک خریدار اخبار یا رسالہ کے پیدا کردیں۔ میں آپ کے اخبار کی باوجود حنفی ہونے کے قدر کرتا رہا ہوں اور ہمیشہ میری یہ کوشش رہی ہے کہ اسکی اشاعت میں ترقی ہوتی رہے۔ کیونکہ اس کے اثر سے زنگ بدعت قلوب سے محو ہوتا ہے بحمداللہ کہ میری کوشش کبھی ناکام نہیں رہی۔ پربھنی میں اس کی اشاعت بفضل الٰہی میری ہی سعی کا نتیجہ ہے اور اب اگر خدا کو منظور ہے تو بیدر میں بھی دو ایک خریدار ضرور پیدا ہو جائینگے کیونکہ زمانہ رجل رشید سے خالی نہیں ہے۔ بیدر ریاست حیدر آباد دکن میں نہایت مشہور و معروف مقام ہے اور تاریخی اعتبار سے اسکی وقعت دہلی سے کم اور لاہور سے زیادہ ہے۔ اسکی بلندی نے اسے دکن دکن کا شملہ بنا دیا ہے۔ اور اسکی عمارتوں کا دکن میں سوائے بیجاپور کے اور کہیں جواب نہیں ملتا۔ اور شمالی ہند میں بھی سوائے دہلی آگرہ کی مشہور عمارتوں کے اور کوئی تعمیر اسکی شہر پناہ۔ خندقوں۔ قلعوں۔ برجوں اور توپوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اسکا مدرسہ جو زمانہ قدیم کی ایک بے نظیر عمارت ہے ایک زمانہ میں علوم و فنون کا مرکز رہ چکا ہے۔ جیسا تحریر مولوی عزیز مرزا صاحب بی اے ہوم سکرٹری سرکار عالی ایک زمانہ میں اس کے اندر چار ہزار طلبا تعلیم پاتے تھے اسکی ایک مینار سو فٹ بلند اور چینی کے کام سے آراستہ و مزین ہے یہی حالات دیگر محلات شاہی اور مقبرات سلطانی کی ہے۔ خاندان بہمنیہ کے مقبرے بلحاظ عظمت اور خاندان بریدیہ کے بلحاظ نفاست ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ مگر اب ان سب پر بربادی اور فلاکت پھیلی ہوئی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے بوجہ ابتری کاروبار سلطنت اسکی نگہداشت نہیں ہو سکتی۔ جس طرح بیدر بلحاظ عمارات کے ریاست نظام میں ایک خاص مقام ہے اسی طرح بلحاظ شرک و بدعت و قبر پرستی وغیرہ تمام دکن میں جواب نہیں رکھتا۔ محرم میں شیر کی علانیہ پرستش ہوتی ہے اور اس شرک میں شریک نہ ہونے والے "وہابی"[1] کہلاتے ہیں۔ اسکی تفصیل کی جائے تو کتاب بن جائے۔ خاندان مشائخین سے جنہیں اگر ائمۃ الشرک کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا ایک صاحب چندا شاہ صاحب سے ایسے بزرگ تھے جو ان نجاستوں سے پاک اور پورے موحد تھے انہوں نے اپنی ذاتی وجاہت اور کوششوں سے ایک مدرسہ بیدر میں دینیات کا جاری کیا جسمیں شمالی ہند کے مولوی اور حافظ بلا کر نوکر رکھے۔ اور حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہید کی مشہور کتاب تقویۃ الایمان سرورق پھاڑ کر بچوں کو پڑھانے کی تعلیم دی۔ کیونکہ اہل دکن عموماً اور باشندگان بیدر خصوصاً شاہ صاحب موصوف سے ایسی ہی دشمنی رکھتے ہیں جیسے کہ رافضی حضرت عمر رضہ سے۔ یہ مدرسہ ابھی تک بفضلہ جاری ہے گو بانی مرچکا ہے اللھم اغفر لہ وارحمہ۔ اسی مدرسہ کا فیض ہے کہ بہت سے لڑکے ترمذی اور بخاری کے عالم بن گئے اور تاریکی کفر و شرک انکے دلوں سے دور ہو گئی۔

یہ تمام امور اس لئے عرض کئے گئے ہیں کہ بیدر کی حالت ضرور اسکی مقتضی ہے کہ اسکی اصلاح کی طرف آپ توجہ فرماویں۔ گو میں نے آپکا اخبار اور رسالہ بھیجدیا ہے تاہم مناسب ہوگا کہ اسکی اشاعت توکلاً علی اللہ زیادہ وسیع پیمانہ پر کیجائے لہذا اگر آپ مناسب سمجھیں تو مندرجہ ذیل اصحاب کے نام ایک ایک اخبار اور چند اشتہار مفت بھیجدیں کیا تعجب کہ ان میں کوئی شخص اسے پسند کرے اور پھر چراغ سے چراغ روشن ہوتا رہے۔

× × × × × × × × × × × × × × × ×

[1] مولانا یہی حالت سب جگہ ہے اسی لئے وہابی کی مشترک تعریف یہ ہے۔ جو کہتا سچ اسے کہتے وہابی بلا ٹیڑ ہے۔ عمدہ تجویز ہے (ایڈیٹر)

له مسلمانوں کی مرحمہ — پشہ ہو تو الجھے

ahmadimuslim.de

علاوہ ازیں اگر آپ حکام کے پاس ہی بھیجنا چاہیں تو بھیج سکتے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں × × × × × × × × × × × × × ×

اگر آپ نے یہ طریقہ پسند فرمایا تو میں آپکو اورنگ آباد - ناندیر وغیرہ مقامات کے معدودے احباب کے نام بھیجونگا جہاں اہلحدیث ہوتے ہیں اور ایک مسجد ان کے لئے الگ مخصوص ہے ضرور لکھونگا - والسلام

آپکا مخلص . . . . . . حنفی از ہنگولی دکن

اڈیٹر :- آپکی تجویز پر عمل کیا گیا - جزاک اللہ خیراً ۔

شیعوں سے چند سوال

از نامہ نگار

سوال اوّل - امام جعفر صادق علیہ السلام کا لقب صادق کیوں ہوا سنا جاتا ہے کوئی جعفر کذاب بھی خاندان نبوت سے ہیں فی الواقع اگر ہیں تو یہ کذاب لقب کیسا ہے؟ یہ لقب کب اور کس فرقہ نے دیا اور کیوں دیا مسیلمہ کذاب اور عنسی کذاب کیطرح جعفر کذاب بھی سنا جاتا گیا رہویں امام حسن عسکری کے بھائی اور دسویں امام کے صاحبزادے ہیں -

سوال دوم - قاچار ایران باوجود شیعی ہونے کے سلطنت ایران پر قابض ہیں اور سادات یا بعض دیگر اہل بیت رسول اللہ کو نہیں دیتے تو یہ غاصب حق اہل بیت ہیں یا نہیں اگر غاصب ہیں تو شیعہ کیسے اور شیعوں کی رات دن انکی مدحت سرائی کیسی اگر غاصب نہیں تو خلافت حق اہل بیت نہیں اور نہ خلافت انکی ارث ہے کیا شاہ ایران کا یہ فرض نہیں کہ کسی صحیح آل رسول کے حوالہ کردیں -

سوال سوم - حضرت حسن کی اولاد کیوں اسقدر ناقابل سمجھی گئی جسمیں کوئی قابل امامت نہوا - نہ انکی کسی اولاد کو امامت تفویض ہوئی اس لئے کہ کل اثنا عشریہ حضرت امام حسین کی اولاد سے ہوئے بہلا سرمن رای والے امام بھی حضرت حسن کی اولاد سے ہوتے تو بھی کچھ آنسو پونچھا جاتا - کیا قصور امام حسن نے شیعوں کا کیا جو یہ سزا انکو دیگئی کیا خلافت کو حضرت معاویہ کے حوالہ کرکے انکے ہاتھ پر بیعت کرلینا شیعوں کے نزدیک بڑا بھاری قصور ہے -

سوال چہارم - سرمن رای کے غار میں چھپنے کا کیا نتیجہ - ہلاح اثنا عشری وغیرہ آئے دن شیعوں کے ہر فعل کو امام حقیقی کے حوالہ کیا کرتے ہیں کیوں نہیں سب کی فہرست کرکے ڈبل فیس کی رجسٹری پر سرمن رای کے غار میں ایک عرضی لکھکر روانہ کردیں - یا محرم میں جو بس اڑاتے ہیں ایک سال کا بس امامیہ کانفرنس کے اتفاق سے جمع کرکے سامرہ کے غار کے منہ پر سلگادیں کہ امام زمان غار سے نکل پڑیں اس مصرف سے یہ مصرف بس کا اچھا ہے یا نہیں؟ علی الخصوص تنقید صحیح بخاری لکھتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جو ایسا پوچ عقیدہ رکھے وہ صحیح بخاری کی تنقید کیا کریگا وہ تو ایسے عمیق غار میں گرا ہوا ہے جس سے آج تک رہائی نہ ہوئی نہ امید ہے کہ غار سرمن رای کہاں تنقید بخاری پہلے غار سے نکل لو تو کچھ کرسکتے ہو -

سوال پنجم - حضرت امام حسن نے خلافت سے دست بردار ہوکر جو حضرت معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی تو شیعہ سوسائٹی اسکو کس نگاہ سے دیکھتی ہے - یہ فعل آپ کا جائز تھا یا ناجائز نیز دلانہ تھا یا اتفاقانہ حضرت حسن نے کل رقبہ اسلامی حضرت معاویہ کے حوالہ کردیا تو فدک کو انکے حوالہ کیا یا نہیں یا بعد کو بھی غضب ہی رہا -

سوال ششم - حضرت علی نے اپنے زمانہ خلافت میں فدک کو کیا کیا اپنا حصہ لیکر بقیہ حضرت عباس وغیرہ کو دیا یا نہیں یا وہی کیا جو حضرات شیخین نے کیا تھا - یا کوئی نیا انتظام کیا تھا -

سوال ہفتم - شیعہ سوسائٹی کے شرفا اپنی قرابت دار عورتوں کا متعہ کیوں نہیں کرتے یا بعضے دیگر مومنین پاک مدعیان سیادت اپنی خواہشمند عورتوں کا متعہ کیوں نہیں کراتے ایک سنی اس کے خواہشمند ہیں اور متعہ کے قایل ہونے کو تیار -

سوال ہشتم - جناب خامس آل عبا کے ہمراہ میدان کربلا میں برادران امام موصوف میں سے عمر و عثمان وغیرہ بھی تھے جو میدان کربلا میں شہید ہوئے پھر شیعوں نے ان بیچاروں کا مرثیہ تذر نیاز ڈھول دمامہ علم شدا چڑھاوا دُلدُل تعزیہ کیوں اڑادیا ان بیچاروں کا کیا قصور ہے کیا یہ آل علی نہیں ان سے انکار مشکل ہے تو پھر کیا وجہ ہے -

سوال نہم - ہلاح شیعہ اہلحدیث کو رحمہم اللہ کو بے عقل لکھا کرتا ہے پس سوال یہ ہے کہ کیا ساری عقل مشغول (تعزیہ) مشغول (امام باڑہ) بانس کی کھپچیوں ابرک اور پنّی کے ٹکڑوں میں یا فرضی کاظمین فرضی کربلاؤں فرضی امام کے غار میں رکھی ہے؟ کیا جس مذہب کی بنیاد ہی فرضی چیزوں پر ہو اس مذہب والوں کو عقل زیادہ ملی ہے کیا جس مذہب میں بکس اڑا دیا جائے اور توہین اہل بیت رسول کیجائے اسی مذہب میں سب عقل اٹک کر رہ گئی؟ کیا ساری عقل حضرت علی کو مشکل کشا کہنے اور خدا کو آئندہ امور سے جاہل ماننے اور بدا کے قائل ہونے سے آجاتی ہے؟

(باقیدارد)

فتاوے

س نمبر ۳۵۱ - زید کی عورت نے ہندہ کو دودھ پلایا زید بعد وفات اپنی زوجہ کی ہندہ کو اپنے عقد نکاح میں لاسکتا ہے یا نہیں جواب مدلل معہ حوالہ کتاب ہو۔

س نمبر ۳۵۲ - زید نے ہندہ سے نکاح کیا اس کے ہمراہ ایک دختر اسکی پہلے شوہر سے بھی آئی اب بعد وفات ہندہ کے زید دختر مذکور سے نکاح کرسکتا ہے کہ نہیں۔

حافظ عبد القادر خریدار اہلحدیث از موایمہ ضلع الہ آباد

ج نمبر ۳۵۱ - زید کی عورت نے ہندہ کو اگر دودھ پلایا ہے جو زید کی ماتحتی میں اسکو حاصل ہوا ہے تو ہندہ زید کی بمنزلہ لڑکی کے ہے اور اگر زید کے نکاح میں آنے سے پہلے پلایا ہو تو بھی زید سے ہندہ کا نکاح جائز نہیں حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب۔

ج نمبر ۳۵۲ - اگر لڑکی مذکورہ شیر خوری یا خورد سالی کی حالت میں آئی تھی تو زید سے اسکا نکاح بالاتفاق منع ہے - قرآن مجید میں بھی منع آیا ہے اور اگر بڑی عمر کی آئی تھی تو اختلاف ہے - بہتر یہ ہے کہ نہ کرے +

س نمبر ۳۵۳ - کافر مشرک شخص سے بیاج یا منافع لینا جائز ہے یا کہ نہیں؟ اگر جائز ہے تو اسکو کس طرح خرچ کرنا چاہیئے - اس مسئلہ کے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے جو لوگ ادھار لے جاتے ہیں تو وہ اس عرصہ پر جلدی نہیں ادا کرتے کہ انہوں نے بیاج نہیں لینا ہے -

س نمبر ۳۵۴ - اجناس کی بیع کس طرح کرنی چاہیئے؟ ہمارے ملک میں رواج ہے کہ جسوقت لوگ فصل کٹائی شروع کرتے ہیں - اسی وقت غلہ کی بیع شروع کردیتے ہیں ایک روپیہ یا دو روپیہ یا کم بیش سائی لے لیتے ہیں - اس طرح کی بیع کرنی جائز ہے یا کہ نہیں - عام علماء سے سنا ہے کہ جسوقت غلہ نکلے اسوقت پاس جاکر بیع کرنی چاہیئے پیشتر بیع درست نہیں - اگر پیشتر درست ہے تو کس طرح کرنی چاہیئے

س نمبر ۳۵۵ - مسلمان شخص اگر ہندو کو حصہ دار دوکان بنادے اور ہندوؤں کا قاعدہ ہے کہ بیاج لیتے ہیں اسکا حصہ مسلمان شخص پر کھانا جائز ہے یا کہ نہیں؟

س نمبر ۳۵۶ - بہتے پانی میں جنبی شخص کو نہانے کا حکم ہے یا کہ نہیں؟ اور آگے اس کے نمازی وضو کر رہے ہوں نہانیوالا گنہگار ہوتا ہے یا کہ نہیں اور وضو میں نقصان ہوتا ہے یا کہ نہیں؟

س نمبر ۳۵۷ - بیاہ شادی کی روٹی وغیرہ کھانے کا کس طرح حکم ہے؟ ہمارے ملک میں رسم ورواج ہے کہ بیاہ کرنے والے تمام برادری میں حسب دستور کھانا تقسیم کرتے ہیں وہ کھانا برادری کا لینا جائز ہے یا کہ نہیں - تقسیم کرنیوالا بدعتی ہوتا ہے یا کہ نہیں - جس شادی میں ڈھول وغیرہ بدعتی کام ہوں اس شادی کی تقسیم شدہ روٹی وغیرہ لینا جائز ہے یا کہ نہیں؟

الراقم محمد عطاء اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۵۰۱

ج نمبر ۳۵۳ - بیاج کسی سے بھی لینا جائز نہیں حَرَّمَ الرِّبٰوا - جو لوگ دیر کریں ان سے کوئی چیز بطور گرو کے رکھ لینی چاہیئے اور وعدہ کرالینا چاہیئے کہ دیر کرنے پر اس چیز کو فروخت کرکے دام وصول کیئے جائیں گے -

ج نمبر ۳۵۴ - اجناس کی بیع نقد سے کرنی چاہیئے - کٹائی کے موقع پر بیع اس طرح کرنی چاہیئے کہ روپیہ کے اتنے سیر دینگے یہ جائز ہے خواہ کٹائی سے پہلے بھی کرلو اسکو بیع سلم کہتے ہیں -

ج نمبر ۳۵۵ - بیاج کا کھانا مسلمان کو حرام ہے بلکہ ہندو کو بھی مکروہ ہے منو جی کے دہرم شاستر میں ہے "بیاج لینے والے کے گھر کا کھانا کمہار کے برابر ہے یعنی مکروہ ہے" (منو ادھیائے ۴ - شلوک ۲۲۰)

ج نمبر ۳۵۶ - بہتے پانی میں غسل جنابت کرنا جائز ہے چاہے اس سے آگے وضو کرنیوالا ہو کیونکہ جنابت نجاست حقیقی نہیں بلکہ حکمی ہے یعنی شریعت نے غسل کرنیکا حکم دیا ہے ورنہ جسم پر پاخانہ پیشاب لگا نہیں ہوتا - دوئم اگر ہو بھی تو جاری پانی پاک ہے جبتک نجاست کی وجہ سے اسکا رنگ یا مزہ یا بو نہ بدلجائے +

ج نمبر ۳۵۷ - لڑکے والے کا ولیمہ کھانا تو حکم ہے لڑکی والا بھی برات کی دعوت اگر مختصر بغیر ننگ ونمود کے کرے تو جائز ہے باقی فضول - اسکو نہیں لینا چاہیئے بلکہ بند کرنا چاہیئے +

ذیل کی رقوم وصول ہوئی جو درج غریب فنڈ کیگئے +

غریب فنڈ

کے متعلق اگست سے ۳۰ اگست تک حسب ذیل امداد وصول ہوئی +

قاضی محمد یعقوب کشمیری ضلع چھندواڑہ	۲ر
منشی سراج الدین صاحب آہلمد لدھیانہ	عہ
فتوے فنڈ	عـــــہ
بقایا سابقہ	۵ر
میزان کل	[illegible]

ایک اخبار عبد القیوم محلہ طویلہ مطب حکیم ہدایت علی مراد آبادی کے نام جاری کیا گیا -

زر جمع عہ خرچ عہ باقی ۔ر

خاکسار علم الدین محاسب غریب فنڈ

انتخاب الاخبار

حاجی محمد علی صاحب دو مرادن انتقال کر گئے ہیں مرحوم کے بہائی جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کرتے ہیں اللہم اغفر لہ وارحمہ +

امرتسر کی ایک بارات نے لاہور کے اسٹیشن پر ۵، ٹکٹ فروخت ہوتے کم قیمت پر خرید لئے وہ ٹکٹ مسروقہ تہے - امرتسر پہونچتے ہی تمام بارات ماخوذ کی گئی - بارات نے جس سے ٹکٹ خریدے تہے اسکا ثبوت دیدیا - اب اصل چور ماخوذ ہے + (عبرت)

ایک آنہ والے نکل کو جدید سکہ کے مسکوک کرنے میں فی روپیہ تین آنے لاگت آتی ہے گورنمنٹ کو ہر روپیہ میں ۱۳ ار کا خاطرخواہ منافع رہتا ہے +

جدید روپیہ ڈہلنے میں ہر روپیہ میں گورنمنٹ کو چار آنے نفع رہتا ہے +

احمد آباد میں ایک سودیشی بینک قائم کرنے کی تجویز کیگئی ہے - اس بینک کا سرمایہ ۵۰ لاکہ تک ہوگا +

کومیلہ کے مقدمہ ہلاکت میں ایک کنسٹبل کو پہانسی اور دو ملزموں کو حبس دوام کی سزا دیجیئی تہی - ہائیکورٹ کلکتہ نے تینوں ملزم بری کردئیے +

سررشتہ تار سے پچہلے سال سوا کروڑ روپے سے زیادہ آمدنی گورنمنٹ آف انڈیا کو ہوئی - اس آمدنی میں سے خرچ ہوکر ۲۹ لاکہ روپے کی خالص بچت رہی +

سرکاری خزانہ کے پچاس ہزار روپے کے پوڈ کلکتہ سے سین سنگ ایک ہیڈ کنسٹبل اور دو کنسٹبلوں کے ہاتھ بہیجے گئے - رستہ میں یہ سب خزانہ غائب ہوگیا - تلاش اور تحقیقات جاری ہے +

راولپنڈی میں تعزیری پولیس کے قائم کرنے کی خبر بالکل بے بنیاد نکلی + فی الحال لاہور اور امرتسر میں بہی کلکتہ اور بمبئی کی طرح یورپین پولیس کنسٹبل مقرر کئے جائینگے +

کاسابلینکا میں فرنچ اور مراکو کے عربوں میں روزانہ لڑائی ہوتی رہتی ہے - عرب تلواروں سے حملہ کرتے ہوئے فرنچ ... ج پر جا گرتے ہیں - بندوقوں اور توپوں کی کچہ پرواہ نہیں کرتے - ابتک ... ۲۰۰ عرب قتل ہوچکے ہیں - کاسابلینکا کی حالت ابتر ہے - امن وامان ابہی تک بالکل قائم نہیں ہوا + (خدا مسلمانوں کو سمجہ دے)

پارلیمنٹ انگلستان کے ہاؤس آف کامنز نے ۲۱، ماہ حال کو تمام رات اجلاس کیا - صبح کے آٹہ بجے اجلاس ختم ہوا - اس سشن پارلیمنٹ میں یہ دوسری دفعہ ہے کہ ہاؤس آف کامنز کا جلسہ کثرت کام کیوجہ سے تمام شب منعقد ہوتا رہا (زندہ قوموں کے یہی کام ہیں) +

جنوبی منچوریا اور امریکہ کے شہر فرانسسکو میں طاعون کی کئی وارداتیں اور روسی پولینڈ میں ہیضہ کے کئی کیس ہوئے (ہمارے مرزا صاحب کی مخالفت کا نتیجہ ہوگا)

صوفی انبا پرشاد جسکو اخبار انڈیا کا اصل اڈیٹر کہتے ہیں اخبار انڈیا کے مقدمہ سڈیشن میں پنڈیداس اڈیٹر انڈیا اور لالہ دینا ناتہ اڈیٹر ہندوستان کے علاوہ صوفی انبا پرشاد اور پنڈیداس کا والد ایشرداس یہ دونوں بہی ملزم قرار دئیے گئے تہے مگر یہ دونوں آخر الذکر روپوش ہوگئے تہے - ابتک گرفتار نہ ہوئے تہے - ایشرداس کا تو ابتک پتہ نہیں مگر صوفی انبا پرشاد پکڑے گئے - لاہور کی پولیس نے کوشش کرکے انکو سرحد نیپال پر گرفتار کرلیا - انبا پرشاد صوفی عجیب بدقسمت آدمی ہے - مراد آباد میں چہ سال قید سخت بہگت کر ابہی رہا ہوا تہا کہ اب پہر سڈیشن کے الزام میں گرفتار ہوگیا - اپنے اوپر یہ سب مصیبت وہ اپنے ہی افعال ذمیمہ سے لایا ہے - نہ وہ اپنی حیثیت سے بڑہکر ایسی نادانستگی اور غداری کی باتیں کرتا نہ مصیبت میں گرفتار ہوتا +

مراکو میں نئے سلطان مولائے حفیظ کے تخت نشین ہونے کی خبر غلط ہے وہ بدستور اپنے برادر معظم موجودہ سلطان مراکو کا مطیع و منقاد ہے +

پیرہما کے دو شخصوں پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے میاں بیوی کو قتل کرکے بیوی کے پیٹ سے پورے دنوں کا بچہ نکال لیا اور اسکو بہون کر کہا گئے - دیکہئے کیا ہوگی

پارلیمنٹ ایران نے فیصلہ کیا کہ غیر ملک کے کسی نامی تجربہ کار کی خدمات فی الفور قومی بنک کے قیام کے متعلق مشورہ لینے کی غرض سے حاصل کی جائیں +

اضلاع متحدہ امریکہ میں صیغہ جات تار کی ملازموں نے ہڑتال شروع کردی ہے +

صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کے بلحد ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ وغیرہ نے بہی مدارس میں طلبا کی سگرٹ نوشی کی ممانعت کردی ہے (شراب نوشی سے بہی ممانعت کرنی چاہئے) +

بمبئی میں کثرت بارش وسیلاب سے دو سو مکانات کے گرنے سے ۲۰ آدمی دب گئے جنمیں سے ۹ جانبر ہوسکے +

وزیر خارجہ انگلستان نے بیان کیا کہ باب عالی نے ترکی سپاہ کو اور دیہ سے مراجعت کرکے نیوٹرل (بے تعلق) حد میں آجانیکا حکم بہیجدیا ہے +

کمیشن پلیگ (بمبئی) نے طاعون کے متعلق اپنے تجربات جدید مشتہر کئے ہیں +

دینا نگر آریہ سماج کی سالانہ جلسہ میں مباحثہ کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مسلمانوں نے بلایا ہے جو ۳۱ اگست کو ہے -

مینیجر اہلحدیث امرتسر ... مطبع اسلامیہ ... امرتسر

ahmadiyyamuslim.de

ایک قیمتی سرمہ

عالی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ہماری مومیائی کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیواسطے بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۱۰ء کالم اوّل)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل و دق۔ اور ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ خوش ذائقہ خوشگوار۔ بوڑھے بچے۔ جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے محصولڈاک ۔

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ زکام۔ اور ضعف بصر کیواسطے مفید ہے دفتروں کے کلرک و منشی۔ سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ عہ

سرمہ مقوی بصر

دھند جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ علاوہ محصول۔

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے۔ مریض کو چاہئے کہ اپنی مفصل و مشرح کیفیت لکھے۔

المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ مہاں سنگھ

کتب خانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بالفزوشاذ۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد پنجم چھپ رہی ہے جو چند دنوں تک تیار ہو کر شائقین کے ہاتھوں تک پہنچیگی۔

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقرہ۔ قیمت عہ

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ۔ عہ

جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام و اعراف عہ

جلد چہارم تا سورہ کہف ۱۴ پارہ قیمت عہ

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے معہ محصولڈاک (عہ) چند روز تک للعہ رعایتی قیمت علاوہ محصول

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب ۔ قیمت ۲/

تقابل ثلاثہ ۔ یعنی توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ یعنی کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ ہے۔ قیمت معہ محصول عہ

الہامی کتاب ۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱۰/

المشتہر مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید